E-Content

Instructional Media Centre
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad - 32
T.S. India

Subject / Course - B.Ed

Paper : **1.6 Psychology of Learner and Learning**

Module Name/Title : **Taleemi Nafsiyaat aur Muallim**

DEVELOPMENT TEAM	
CONTENT	DDE SLM
PRESENTATION	Dr. Mohd. Mushahid
PRODUCER	M.A. Muneer

Instructional Media Centre
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad - 32
T.S. India
//imcmanuu

(4) اس طریقے کی مدد سے غیر معمولی بچوں کے طرز عمل کے عناصر کا پتہ لگا کر انہیں دور کیا جاتا ہے۔ ان کے طرز عمل کو مناسب سمت فراہم کی جاتی ہے۔

کیس اسٹڈی طریقہ کی خامیاں

اس طریقہ کی مندرجہ ذیل خامیاں ہیں:

(1) نقش ثانی ممکن نہیں ہے۔ یہ ایک وقت میں ایک فرد کے طرز عمل کا مطالعہ اور اس کے حصول معطیات صرف اسی فرد کے لئے درست ہے اور اس کے نتائج کو دہرایا نہیں جا سکتا۔

(2) اس میں بہت زیادہ وقت درکار ہے۔

(3) خود تحقیق کار کے تعصب کا شکار ہو سکتا ہے۔

(4) یہ طریقہ مطالعہ کار کی مہارت اور مدعی سے متعلق افراد کے ذریعہ فراہم کی گئی معلومات پر منحصر کرتا ہے۔ عموماً پڑوسی، دوست، گروپ وہ سب جانکاری نہیں دیتے جو مدعی کے بارے میں اہم ہوتی ہیں۔ والدین بھی جان بوجھ کر اکثر باتیں چھپا لیا کرتے ہیں۔ اس لئے درست نتیجہ نکالنا بہت مشکل ہوتا ہے۔

مندرجہ بالا تفصیلات سے یہ ظاہر ہے کہ کیس اسٹڈی طریقے کی ایک الگ اہمیت ہے۔ اس طریقہ کے ذریعہ بہت سے بچے جیسے کمزور، شرارتی، پسماندہ، کند ذہن کے طرز عمل کا مطالعہ کر کے ان کی ان کمزوریوں کو سمجھا اور دور کیا جا سکتا ہے۔

1.6 مدرس کے لئے تعلیمی نفسیات کی ضرورت واہمیت
(Need and Importance of Educational Psychology for the Teacher)

تعلیم ہی ایک واحد ذریعہ جس سے انسان حیوان سے الگ ہوتا ہے۔ تعلیم سے نہ صرف انسان ترقی کرتا ہے بلکہ ملک کی ترقی بھی تعلیم پر منحصر ہے۔ جس ملک کے لوگ جتنے تعلیم یافتہ ہوں گے وہاں کا معیار اتنا ہی اونچا ہوگا۔ دنیا میں کوئی ایسا ملک نہیں ہے جو اس بات سے انکار کرے۔ سقراط نے بھی تعلیم کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ تعلیم کا مطلب ہے ہر انسان کے دماغ میں پوشیدہ شکل میں کائنات سے تسلیم شدہ موجودہ خیالات کو واضح کرنا اور گاندھی جی کی باتوں پر غور کریں تو وہ کہتے تھے کہ تعلیم سے میرا مطلب ان بہترین خوبیوں کا اظہار ہے جو بچے کے جسم، دماغ اور روح میں پوشیدہ ہیں۔

اس طرح ایجوکیشن کا مطلب آگاہی علم ہے۔ ہم سبھی جانتے ہیں کہ تعلیم کئی طریقے سے دی جاتی ہے۔ اس میں ایک رسمی تعلیم بھی ہے۔ کسی بھی ملک کی رسمی تعلیم کا معیار وہاں کے علم فراہم کرنے والے پر ہی منحصر کرتا ہے۔ علم فراہم کرنے والے کو معلم، مدرس، استاد اور ٹیچر کہا جاتا ہے۔ درس و تدریس ایک پیچیدہ عمل ہے۔ لیکن ایک فن بھی ہے۔ اس کے لئے تربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ دور جدید میں تعلیمی نفسیات اساتذہ کے لیے بہت اہم ہے اور اس سے اساتذہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہیے۔ تعلیمی نفسیات ایک مدرس کو طریقہ تدریس اور پیشہ ورانہ صلاحیتوں کو اجاگر کرتی ہے اور ان کو ایک کامیاب مدرس بنانے میں معاون ہوتی ہے۔

تعلیمی میدان میں تعلیمی نفسیات کے تعاون سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ تعلیم ایک استاد کو بنیادی مہارت فراہم کرتا ہے اور اسی مہارت اور رہنمائی کی وجہ سے تعلیمی عمل میں آنے والے پیچیدگی اور مسائل کو حل کرتا ہے۔ اساتذہ کے لئے اس کی افادیت، ضرورت اور اہمیت کو مندرجہ ذیل نکات پر تفصیل سے سمجھا جا سکتا ہے۔

(1) تعلیم کے تصور کو سمجھنے میں معاون: درس و تدریس کے میدان میں ایک استاد کے لیے یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ تعلیم کے تصور کو واضح طور پر سمجھے۔ حالانکہ مختلف ماہرین نے اپنے اپنے طریقوں سے تعلیم کی تعریفات بیان کی ہیں لیکن تعلیمی نفسیات میں تعلیم کی سائنسی تعریف بیان کی گئی ہے۔ اس

کے مطالعہ سے اساتذہ کو تعلیم کا تصور بہتر طور پر واضح ہو جاتا ہے اور وہ تعلیم کو صحیح شکل فراہم کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

(2) تعلیم کے مقاصد کی حصولیابی کے امکان اور ہدف متعین کرنے میں معاون: فلسفیوں، ماہرین عمرانیات، سماجیات و سیاسیات ہی تعلیم کے مقاصد کو متعین کرتے ہیں لیکن یہ مقاصد کس سطح پر کس حد تک اور کیسے حاصل کیے جا سکتے ہیں اس کام میں تعلیمی نفسیات اساتذہ کو مدد فراہم کرتی ہے۔

(3) تعلیمی نصاب کی تعمیر اور انتخاب میں معاون: نصاب کی تعمیر کرتے وقت تعلیمی نفیاست مددگار ثابت ہوتی ہے۔ اس کے مطالعہ سے اساتذہ بچوں کی جسمانی اور ذہنی عمر اور ان کی ذہنی پختگی کے نظریہ سے تعلیم کی مخصوص سطح کے لیے مناسب نصاب تعلیم کی تشکیل کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں اور ساتھ ہی مناسب مواد مضمون اور تدریسی سرگرمیوں کے انتخاب میں کامیاب ہوتے ہیں۔

(4) متعلم سے واقفیت: تعلیم کے میدان میں متعلم کی اپنی اہمیت ہے۔ آج کے دور میں نصاب، متعلم کے ارد گرد ہی رہتا ہے جسے طفل مرکوزیت کہتے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ تعلیم کا مقصد بچے کی پورے شخصیت کی نشوونما کرنا ہے۔ اس لیے معلم کے لیے ضروری ہو جاتا ہے کہ درس و تدریس کی کامیابی کے لیے وہ متعلم کی پوشیدہ صلاحیتوں سے بخوبی واقف ہو۔ تعلیمی نفسیات بچوں کی ذہانت، دلچسپیاں، رجحان، نقطہ نظر، اکتسابی یا فطری صلاحیتیں اور اہلیتوں سے واقفیت کراتی ہے۔ اساتذہ تعلیمی نفسیات کی جانکاری کے بعد یہ سمجھ پاتے ہیں کہ نشوونما کے مختلف مراحل ہیں جس میں متعلم کی سماجی، جذباتی، دانشورانہ طبعی اور جمالیاتی ضرورتوں کے ادراک سے واقفیت کراتی ہے۔ تعلیمی نفسیات سے متعلم کی اکتساب کے لئے آمدگی کے اصول اور اس کی واقفیت ایک استاد کو ملتی ہے۔ یہ ضروری ہے کہ استاد طلبہ کی آمادگی کا خیال رکھے۔ یعنی اگر طلبا سبق کو سیکھنے میں آمادہ ہے تو ایک استاد کو یقین ہو جاتا ہے کہ اس کے درس و تدریس کی کامیابی ممکن ہے۔

ایک استاد کے لیے یہ جانکاری رکھنی ضروری ہوتی ہے کہ طلبہ کے شعوری حالات کیسے ہیں لیکن اس کی جانکاری بھی تعلیمی نفسیات ہی فراہم کرتی ہے اور ساتھ ہی ساتھ استاد کو طلبہ کی شعوری اور لاشعوری طرز عمل سے بھی واقفیت کراتی ہے کیونکہ ہم جانتے ہے کہ شعوری و لاشعوری طرز عمل یقینی ہے۔

ایک استاد کے لیے تعلیمی نفسیات مفید ہے کیونکہ یہ سبق کے وسیلے سے ہی طلبا میں تحریک پیدا کر سکتا ہے۔ بچے اکثر گروہ میں کام کرتے ہیں لیکن گروہی طرز عمل کیا ہے، یہ کیسے کام کرتا ہے، اس کی خصوصیات کیا ہیں اس کی بھی جانکاری تعلیمی نفسیات ہی فراہم کراتی ہے۔

(5) درس و تدریس کے فن اور طریہ کار کی رہنمائی: جب عملی تدریس کا وقت آتا ہے تو طریقہ تعلیم کے انتخاب کا مرحلہ آتا ہے۔ تعلیمی نفسیات میں اس کا حل موجود ہے۔ تعلیمی نفسیات چونکہ اکتسابی اصولوں، ضابطوں، نظریات و طرز نظر کو پیش کرتی ہے اور انہیں اصولوں، ضابطوں، نظریات و طرز نظر کی بنیاد پر ماہرین تعلیم نے متعین تدریسی طریقوں کو تعمیر کیا ہے۔ اس لئے مدرس کو چاہئے کہ درپیش حالات کے لحاظ سے موزوں طریقہ ہائے تعلیم کا انتخاب کرے۔

(6) اکتسابی ماحول: یہ تعلیمی نفسیات کا اہم اصول ہے کہ تعلیمی سرگرمی اکتسابی ماحول کی ضرورت ہوتی ہے۔ اکتسابی ماحول ایک طرفہ نہیں ہو سکتا۔ یہ معلم اور متعلم کے باہمی تعلق یا اشتراک سے ہی ممکن ہے۔ یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ طریقہ کا انتخاب موقع اور ماحول کے ساتھ ہونا چاہئے۔ مدرس کو تعلیمی نفسیات کے اصولوں سے واقف ہونا ضروری ہے تاکہ وہ اس بات کا فیصلہ کر سکے کہ کہاں انفرادی تدریس ہو کہاں گروہی سرگرمی کی ضرورت ہے۔ گروہی محرکات یا گروہی طرز عمل کے پس منظر میں گروہی تدریس کی افادیت سے معلم کو واقف ہونا چاہئے۔

(7) توارث اور ماحول: بچے کی نشوونما میں یہ دونوں عوامل اثر انداز ہوتے ہیں یعنی مدرس کو چاہئے کہ بچے کے توارث اور ماحول سے واقف ہو۔ تعلیمی نفسیات مدرس کو ان پیچیدگیوں سے آگاہ کراتی ہے۔ اس طرح وہ اس قابل ہو جاتا ہے کہ اپنے درس و تدریس کو متعلم کے توارث اور ماحول کے مطابق ڈھال سکے۔

(8) اساتذہ کو اپنے آپ کو سمجھنے میں معاون: ایک کامیاب استاد بننے کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ تعلیمی نفسیات کے اصولوں اور نظریات سے واقف ہو اور یہ کام نفسیات بہ خوبی کرتا ہے۔ کیونکہ ایک استاد اپنی اہلیت وصلاحیت کو سمجھنے لگتا ہے جس سے وہ اپنی سرگرمیوں کی پیائش وتعین قدر کرسکتا ہے۔ جس کی بنیاد پر اگر خود میں اصلاح کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ کرسکتا ہے جس سے وہ ایک اچھا استاد بن سکتا ہے۔ کیونکہ تعلیمی نفسیات کے اصولوں کے تحت مدرس خود اپنی صلاحیتوں سے آگاہ ہوجاتا ہے۔ خود اپنے طرز سلوک کا انداز، شخصیت کی خصوصیات، محرکات، ہم آہنگی وغیرہ کا مطالعہ کرسکتا ہے۔

(9) مشاورت خدمات: تعلیمی نفسیات کے اصولوں کے تحت مدرس ماہرانہ انداز میں بچوں سے زیادہ بہتر طریقے سے واقفیت رکھتا ہے۔ اس کی وجہ سے بچوں کی صلاحیتوں، دلچسپیوں اور رجحانات کی بہتر طور پر نشاندہی کرسکتا ہے اور اس کے فروغ کے سمت اور رفتار کے بارے میں رائے قائم کرسکتا ہے جس کی وجہ سے وہ بچوں کے بہتر فروغ کے لیے رہنمائی کرسکتا ہے۔

(10) نظم وضبط کی برقراری میں مدد: تعلیمی نفسیات ایک طرف بچوں کی فطرت، ان کی کمزوریوں، محاسن، دلچسپیوں، اور رجحانات کی نشان دہی کے اصول سے واقفیت کراتی ہے تو دوسری طرف تدریسی فن کے اصولوں سے آگاہ کرتی ہے۔ جس میں ان کے حقیقی تصور کو واضح کیا گیا ہے۔ یہ بات ظاہر ہے کہ جو معلم تعلیمی نفسیات کا علم رکھتے ہیں وہ اسکول اور جماعت میں نظم وضبط بنائے رکھنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ متعلم کی ضرورتیں، مقصد کے حصول کی زبردست خواہش کا وجود، تھکن اور محرک کے پہلوو؟ں سے آگاہی کے علاوہ طرز عمل کا انداز اس کی شخصیت کی خصوصیات معلم کو جماعت میں نظم وضبط کی تعمیری فضا میں مددگار رہوتی ہے۔

(11) جانچ: تعلیمی نفسیات میں تعلیمی حصولیابی کی پیائش اور تعین قدر کی معروضی جانچ کے طریقوں کو فروغ دیا گیا ہے۔ یہ وہ طریقہ ہے جس سے یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس کے طرز عمل میں کس قسم کی تبدیلیاں آ رہی ہیں اور اس میں پوشیدہ صلاحیتیں کیسے فروغ پارہی ہیں۔

(12) جماعت کے مسائل کا حل: تعلیمی نفسیات میں بے شمار مسائل کے حل موجود ہیں۔ ایک معلم یہ بھی جانتا ہے کہ اسکول اور جماعت میں بے شمار مسائل ہوتے ہیں مثلاً جماعت میں کچھ طلبہ کند ذہن ہوتے ہیں' کچھ طلبہ غیر حاضر رہتے ہیں۔ تعلیمی نفسیات اس طرح کے مسائل کو حل کرنے میں معلم کے لیے مددگار ثابت ہوتا ہے۔

مندرجہ بالا تفصیلات سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا کہ درس وتدریس ایک پیچیدہ عمل ہے جس میں سائنس وٹکنالوجی کی مدد لینی ہوتی ہے۔ ہاں یہ بات بھی واضح ہے کہ تعلیمی نفسیات معلم کی پیشہ ورانہ فروغ کے لئے نہایت اہم ہے اور درس وتدریس میں اسے نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔

1.7 فرہنگ (Glossary)

Nature (فطرت) : کسی چیز کی بنیادی یا معقول خصوصیات

Scope (وسعت) : کسی مطالعے کی حدود

Meaning (مفہوم) : لفظ متن، تصور یا عمل کو کہتے ہیں

Psychology (نفسیات) : انسانی طرز عمل یا برتاؤ کا سائنسی مطالعہ

Psyche (سائیکی) : روح کو کہا جاتا ہے جو کہ ایک یونانی لفظ ہے۔

Logos (لوگس) : مطالعہ کو کہا جاتا ہے جو کہ ایک یونانی لفظ ہے۔